ڈاکٹر ڈوئی امریکن کی موت پر مرزا صاحب کی الہام بازی

مرزا صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جس وقت وہ الہام شائع کرتے ہیں اُسوقت خود اُن کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ آئندہ کو کیا پیش آئیگا اس لئے جیسا جیسا وقوعہ پیش آتا ہی نکتے چھانٹا کرتے ہیں اصل مضمون سے پہلے ہم مرزا صاحب کے ایک مشہور الہام کا ذکر کرتے ہیں جس کو وہ ہزارہا۔ نہیں لاکھوں لاکھوں نہیں کروڑہا آدمیوں کے کانوں تک پہونچا چکے ہیں۔ ناظرین ذرہ کان لگا کر اور دل سے متوجہ ہو کر حضرت قادیانی کی کارروائیاں سنتے جائیں۔

آپ نے سنہ ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر عیسائیوں سے مباحثہ کیا تھا جس کے اخیر میں آپ نے یہ فرمایا تھا:۔

"آج رات جو مجھپر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الہی میں دُعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونو فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اس کو سخت ذلت پہونچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نکرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اُسوقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے" جنگ مقدس صـ ۱۸۸

عبارت منقولہ میں صاف مذکور ہے کہ جو فریق انسان کو خدا بناتا ہے وہ اگر رجوع نہ کریگا تو پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرجائیگا چونکہ یہ امر بالکل واضح ہے کہ انسان کو خدا بنانیوالا فریق عیسائی مُباحث ہی تھا۔ چنانچہ اسی مسئلہ پر پندرہ روز تک فریقین میں مباحثہ رہا۔ اس لئے اس عبارت سے اینچ پینچ الگ کر کے صاف مطلب یہ ہے کہ عیسائی مُباحث عبداللہ آتھم نے اگر رجوع بحق نہ کیا تو پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرجائیگا مگر واہ رے شیر بہادر واہ رے خائن قادر تونے ایسی کھلی کھلی اور صاف صاف عبارت کو بھی کیسا بگاڑا اور ایسی سلجھن کو کیسا الجھن میں ڈالا۔ سنئے آپ اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۱۱ پر

لکھتے ہیں:۔

"اور میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا۔ سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا" ص [11]

ایسا ہی اشتہار انعامی پانچسو میں لکھا ہے:۔

"اور میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا۔ سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا" ص [5]

رسالہ **اعجاز احمدی** میں لکھتے ہیں۔

"آتھم کو پیشگوئی کرنے کے وقت قریباً ستر آدمیوں کے روبرو سنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا۔ سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کرو گے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤ گے۔ سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی× نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور زبان منہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے۔ پس کیا یہ رجوع نہ تھا! اور کیا اس کا ڈرنا اور میعاد پیشگوئی میں اس بحث کو بکلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم امرتسر کے ساتھ بھی، اور میاں غلام نبی صاحب برادر میاں اسد اللہ صاحب مرحوم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور ڈرا۔ اور کیا اس کا امرتسر کو چھوڑنا اور غربت میں خاموش زندگی بسر کرنا اور اکثر روتے رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس کا دل ترسان اور لرزاں ہوا ہے اور کیا اس کا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں جواز قسم ہے اور خود مسیح نے بھی قسم کھائی اور پولوس نے بھی، اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا۔ پس کیا اب تک دجال کہنے کے قول سے اس کا رجوع ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اس کے اس نے پیشگوئی کی میعاد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کرکے پکارا اور پھر باوجود اس کے جیسا کہ میری پیشگوئی میں تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں مر جائیگا۔ کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا۔ اگر

× مگر اس نے اسی پہلی مجلس میں آنحضرت کی نسبت رجوع کرلیا۔ منہ

پیشگوئی سچی نہیں نکلی تو مجھے دکھلاؤ کہ آتھم کہاں ہے" (ص۲)

دیکھئے کس ہوشیاری یا مکاری سے اصل مضمون کو خبط کرتے ہیں۔ پہلے لکھتے ہیں کہ آنحضرت کو دجال کہنے کی بنا پر پیشگوئی کی تھی حالانکہ پیشگوئی کے اصلی الفاظ میں اس کا کہیں ذکر نہیں۔ ایک جھوٹ۔ پھر لکھتے ہیں کہ اس نے معاذ اللہ کہا۔ حالانکہ کوئی بھی گواہ نہیں۔ دوسرا جھوٹ پھر لکھتے ہیں یہی اس کا رجوع تھا۔ اچھا اگر یہ رجوع تھا تو تم نے کامل پندرہ مہینے تک پبلک کو حیران اور منتظر کیوں رکھا۔ کیوں اس کے مرنے کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ ظالم! جب اس بیچارے نے رجوع کیا تھا جو موت کے ہٹنے کی شرط تھی تو تم نے کیوں اس کی موت چاہی۔ گویا خدا کے منشا اور الہام کا خود ہی خلاف کیا۔ تیسرا جھوٹ۔ پھر لکھتے ہیں کہ آتھم ہمیشہ میرے ساتھ بحث کیا کرتا تھا حالانکہ کوئی اس کا ثبوت نہیں چوتھا جھوٹ۔ پھر اخیر میں جا کر پیشگوئی کا مطلب خبط اور غلط کر دیا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ حالانکہ پیشگوئی کے الفاظ میں یہ لفظ ہی نہیں۔ بلکہ صاف صاف ہی کہ بندہ کو خدا بنانیوالا پندرہ ماہ کے عرصہ کے اندر مر جائیگا۔ مگر باوجود اس کذب بیانی کے پھر بھی بقول شخصے ع "دروغ گو را حافظہ نباشد"۔ اسی عبارت کے اخیر پر لکھتے ہیں کہ میری پیشگوئی کے مطابق مر گیا۔ پانچواں جھوٹ۔ او ظالم جب بقول تمہارے، اس نے دجال کہنے سے رجوع کیا تھا تو اس کی موت سے تمہاری پیشگوئی جھوٹی ہوئی یا سچی۔

مرزائیو! خدارا اس بڈھے میاں کو سمجھاؤ "الیس فیکم رجل رشید" کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں ہے،

ناظرین! یہ ہم نے صرف تمہید بتلائی ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ ان ذات شریف کو سیدھی بات کے ٹیڑھا کرنے میں کہاں تک کمال ہے گویا ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

ان سب صحیح صحیح واقعات کو دیکھکر ایک دور اندیش آدمی کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کیوں ایسی چالبازی اور ابلہ فریبی اور سیدھے کو ٹیڑھا کرتے ہیں۔ کیوں اپنے ہی کلام اور الہاموں کو اندھوں کی کھیر کی طرح ایسا بناتے ہیں کہ چیستان سے بدتر ہو جائیں۔ اس کا جواب یہی ہے کہ نقل کو اصل سے ملانے میں ایسی ہی مشکلات پیش آیا کرتی ہیں فافہم۔

اب ہم اصل مضمون مندرجہ عنوان پر آتے ہیں ناظرین بغور پڑہیں۔

امریکہ کے ملک میں ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تہا جس نے بھی نبوت دعوی کیا تہا۔ جسپر ہمارے کرشن* جی قادیانی کو غصہ آیا کہ اب ہیں۔ ایک ہم ہوں ایک تو؟ یاد رکھ ے

ہم اور غیر دونوں یکجا ہم نہونگے + ہم ہونگے وہ نہونگے وہ ہونگے ہم نہونگے

لگے اُس کو للکارنے۔ میں تجھے یوں کر دونگا۔ توں کر دونگا۔ مگر وہ کوئی ایسا کوہ ژفار تہا کہ اُس نے کبھی مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ پیچھے کون آتا ہے۔ خدا کی شان قضاء الٰہی سے وہ فوت ہوگیا۔ بس پھر تو کرشن جی کی بن آئی۔ لگے وہ بھی اور اُن کے چیلے بھی بغلیں بجانے۔ چنانچہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا جو یہ ہے :۔

"حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا صدق کُھلگیا۔ اور کذاب و مفتری ڈوئی مرگیا۔

بنگرید قوم نشانہائے خداوند قدیر + چشم بکشا کہ بر چشم نشانے است کبیر

امریکہ کے کذاب مفتری ڈاکٹر جان الگزینڈر ڈوئی کے نام سے الحکم کے ناظرین اور انڈیا کی مذہبی دُنیا بخوبی واقف ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے الیاس اور عہدنامہ کا رسول ہونے کا دعوی کیا تہا اور بالآخر اُس نے مسلمانانِ عالم کی ہلاکت کی پیشگوئی بڑے زور شور سے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں کی تہی۔ جسپر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کا ایک جواب انگریزی زبان میں بکثرت امریکہ میں شائع کیا تہا اور ستمبر ۱۹۰۲ء کے اُردو میگزین میں اس کا ترجمہ دیا گیا تہا اور اخبارات سلسلہ میں بہی اس کا ذکر کیا گیا۔ اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ تہا کہ کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہوجائیگا" صہ ۱۲

دیکھئے کس زور کی عبارت ہے۔ اور کس مضبوطی سے دعوی ہے مگر ناظرین آگے چلکر جان لیںگے کہ یہ مضبوطی نہیں بلکہ ڈہٹائی ہے۔ خیر اس مضمون کو دیکھکر اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۹ مارچ میں ایک مضمون نکلا جو یہ ہے :۔

کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی :۔ ہمارے مرزا صاحب قادیانی کی طرح امریکہ میں بھی ایک شخص ڈاکٹر

* مرزا صاحب قادیانی نے سیالکوٹ کے لیکچر میں یہ خطاب اپنے لئے خود تجویز کیا تہا۔ فرمایا تہا کہ ہم ہندوں کے لئے کرشن ہیں اسلئے ہم نے بھی کرشن لکھا ہے۔ اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ لالہ نند کشور صاحب بجنوری نے

ڈوئی تھا جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اب اُس کے مرنے کی خبر آئی ہے۔ جسپر قادیانی کرشن پنتھی پارٹی مارے خوشی کے آپے سے باہر ہوئی جاتی ہے کہ ہمارے کرشن جی کی پیشگوئی ثابت ہوگئی۔ اس لئے ہم ان بہادروں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بتلاؤ تمہارے کرشن جی مرزا صاحب قادیان نے کب پیشگوئی کی تھی۔ اُس کی تاریخ معہ اصلی الفاظ کے ظاہر کرو۔ مگر یاد رکھنا مولوی اسمعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری کے معاملہ کی طرح اسکو بھی خورد برد نہ کر جانا بلکہ بہت جلد ہمارا معقول جواب دینا۔

بدر اور الحکم وغیرہ کے ایڈیٹرو! تمہیں تو کھانا حرام ہے جب تک تمہارا کرشن جی کی اصل پیشگوئی مع تاریخ شائع نکرو۔ ع تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد"

اس کو دیکھکر الحکم کے اڈیٹر نے الحکم مورخہ ۱۴ مارچ میں جواب دیا جو یہ ہے۔

کیا ثناء اللہ مان لیگا؟ امرتسری منکر مولوی ثناء اللہ امرتسری عجیب وغریب مذبوحی حرکات کرنے کا عادی ہے اور اس کی چشم بینا ایسی بند ہے کہ وہ دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا اور سنتا ہوا نہیں سنتا۔ جب کوئی نشان پورا ہوتا ہے تو وہ اپنے اسلاف منکروں کے نقش قدم پر چل کر کہدیتا ہے سحر مستمر۔ ڈاکٹر ڈوئی مفتری رسول کی موت کی پیشگوئی پوری ہونے پر وہ مجھے کہتا ہے کہ تمہیں کھانا حرام ہے جب تک تمہارا کرشن کی اصل پیشگوئی مع تاریخ شائع نہ کرو ع تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد"۔ میں امرتسری منکر کی قسم کی پروا کرتا ہوں اور دروغگو را تا بخانہ اش باید رسانید پر عمل کرنے کے لئے اُسی الحکم، ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ کے پڑھنے کی تکلیف دیتا ہوں جہاں پیشگوئی کے اصل الفاظ درج ہیں۔ اب اگر ثناء اللہ راستباز ہے تو اس کو تسلیم کرے اور اگر وہ خدا تعالےٰ پر ایمان رکھتا ہے تو سچائی سے اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور تکذیب سے باز آوے۔ اڈیٹر الحکم ۸ صفحہ ۱۵

اس جواب میں اڈیٹر الحکم نے ہمارے جواب کے لئے ۱۷ مارچ کے الحکم کا حوالہ کافی سمجھا جس میں اُس نے پیشگوئی کا خلاصہ یہ لکھا تھا کہ

"کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا"

مگر ناظرین بانصاف غور کریں۔ کہ اہلحدیث میں جو سوال تھا وہ ڈوی کے متعلق اصل عبارت

سے تہا نہ کہ اُن کے خلاصے کے متعلق۔ خلاصہ تمہارا تو اُسی قسم کا ہوتا ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اصل عبارت تو یہی تھی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آتھم مرجائیگا مگر اُس کو چھانٹتے چھانٹتے آخر ایسا تناسخ کے چکر میں ڈالا کہ اُس کی اصلی اور نقلی صورت میں اس سے زیادہ فرق معلوم ہوتا ہے جو بقاعدہ تناسخ بد اعمال انسان کو بدکرداری کی وجہ سے انسانی شکل سے کتے اور بلے کی جون نصیب ہوتی ہے مگر ہوشیار اڈیٹر مذکور سمجھ گیا کہ اہلحدیث کی پکڑ کوئی معمولی نہیں اس لئے اُس نے اپنے پیر مغاں کی طرح بڑی چالاکی سے اصل عبارت کو چھپا کر اُس کے خلاصہ کا حوالہ بتلایا پھر خلاصہ بھی وہ جس کو دیکھکر سوال پیدا ہوا تھا۔

چونکہ مرزائی پارٹی کا ایک اعلیٰ لیڈر جو گو مرزائی تقلید میں اندھا ہے تاہم اُس کے قلم سے کبھی کبھی سچ سچ نکلا کرتا ہے یعنی قادیانی ریویو کا اڈیٹر لکھتا ہے کہ

"ہم نہیں کہتے کہ کوئی شخص بلا تحقیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو آمنا و صدقنا کہدے بلکہ ہم صرف انہیں اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ محقق نظر سے غور کریں

اپریل ۱۹۰۷ء صہ۱۳۷

اس لئے ہم بھی "بدرا بدر باید رسانید" پر عمل کرنے کو جس کتاب کا ایڈیٹر الحکم نے حوالہ دیا ہے ۔ اُسی سے اصل عبارت نقل کرتے ہیں مگر اُن کی طرح خلاصہ نہیں بلکہ اصل مضمون لفظ بہ لفظ سناتے ہیں ناظرین بغور سنیں ۔

مرزا صاحب رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء میں صفحہ ۳۴۴ پر لکھتے ہیں :۔

"رہے مسلمان ۔ سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں بادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے ۔ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا ۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناویں بلکہ اُن میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھکر یہ دعا کردیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا جانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی جانتا ہوں※ اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے ۔ چاہئے کہ اس

※ یہاں تو یسوع کو نبی لکھا مگر ضمیمہ انجام آتھم صہ۶ پر اسی یسوع کو خوب گالیاں سنائی ہیں۔ مرزائیو! ان دونوں مقاموں کو

دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہونچیگی تب میں بھی بجواب اس کے یہی دعا کروں گا اور انشاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھدونگا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے اور تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے ایک راہ نکل آئیگی۔ میں نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھکر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں۔ میں وہی مسیح موعود ہوں جسکا ڈوئی انتظار کر رہا ہے صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائیگا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا اور وہ میں ہی ہوں۔ صد ہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے۔ ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے۔ ڈوئی بیہودہ باتیں اپنے ثبوت میں لکھتا ہے کہ میں نے ہزارہا بیمار توجہ سے اچھے کئے ہیں۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ کیوں پھر اپنی لڑکی کو اچھا نہ کرسکا۔ اور وہ مر گئی اور اب تک اس کے فراق میں روتا ہے اور کیونکر اپنے اس مرید کی عورت کو اچھا نہ کرسکا جو بچہ جن کر مر گئی اور اس کی بیماری پر بلایا گیا مگر وہ گذر گئی۔ یاد رہے کہ اس ملک کے صدہا عام لوگ اس قسم کے عمل کرتے ہیں اور سلب امراض میں بہتوں کو مشق ہو جاتی ہے اور کوئی ان کی بزرگی کا قائل نہیں ہوتا پھر امریکہ کے سادہ لوحوں پر نہایت تعجب ہے کہ وہ کس خیال میں پھنس گئے کیا ان کے لئے مسیح کو ناحق خدا بنانے کا بوجھ کافی نہ تھا کہ یہ دوسرا بوجھ بھی اُنہوں نے اپنے گلے ڈال لیا۔ اگر ڈوئی اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور در حقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائیگا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف و گزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اُٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو

تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو آمین۔ صـ ۳۴۴

یہ ہے اصل عبارت۔ اس میں مرزا صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے یہ نہیں کہ بطور پیشنگوئی کے اعلان کر دیا ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائیگا۔

مرزائیو مولویت کے مدعیو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوتا ہے (اُف)

معزز ناظرین! خدارا ذرہ کرشن جی کی اصلی عبارت دیکھتے جائیں کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس کا یہ مطلب ہو یا مرزا صاحب نے اعلان اور اخبار کے طور پر یہ کہا ہو کہ ہم (مرزا اور ڈوئی) میں سے جو جھوٹا ہوگا،، سچے کی زندگی میں مرجائیگا؟ بلکہ یہی کہا ہے کہ ڈوئی یہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجائے لیکن اُس کوہ وقار ڈوئی نے کرشن جی کو دیہاتی سمجھکر مُنہ اُٹھاکر بھی نہیں دیکھا کہ کیا کہتا ہے۔ اُس نے ہرگزیہ دعا نہیں کی بلکہ نظر اُٹھاکر بھی نہیں دیکھا کہ قادیاں میں کون رہتا ہے۔ چنانچہ مرزا جی کے رسالہ ریویو ہی سے اُس کا ثبوت ملتا ہے جہاں لکھا ہے۔

"باوجود کثرت اشاعت پیشگوئی کے ڈوئی نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں اُس کا کچھ ذکر کیا۔ (ریویو بابت اپریل سنہ صـ ۱۴۲)

یہ عبارت باواز بلند کہہ رہی ہے کہ ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی۔ پس جب اُس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیشگوئی یا مباہلہ نہ ہوا بلکہ یوں کہیئے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور کرشن جی کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اُس کی عمر ہی اتنی تھی اگر وہ مباہلہ کرلیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا۔ یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر نہیں بلکہ وہ اپنی اجل سے مرا ہے، اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب کی حسب منشاء تو ڈوئی نے دعا کی نہ اُن کے چیلنج کو قبول کیا اس لیئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے مرزائیوں کی حیا و شرم پر کہ کس آن بان سے اس واقع کو پیشگوئی کہتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیشگوئی ہوئی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی۔ یعنی ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی

چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ اذا فات الشرط فات المشروط یعنی جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں یعنی جب ڈوی نے دعا ہی نہیں کی تو مباہلہ بھی نہوا اسلئے قادیانی ریویو کا ہوشیار ایڈیٹر لکھتا ہے کہ :-

"جب وہ (ڈوئی) نہ تو اسلام کے متعلق دریدہ دہنی سے باز آیا اور نہ ہی کھلے طور پر میدان مقابلہ میں نکلا تو حضرت مسیح موعود نے ایک اور اشتہار جاری کیا۔ اس اشتہار کا عنوان یہ تھا "پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں" جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے اب یہ خالی مباہلہ کی دعوت نہیں رہی تھی بلکہ اس میں صراحت کے ساتھ ڈوی کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی تھی" (اپریل سنہ ۸ صفحہ ۱۴۲)

اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ اس اشتہار سے پہلے کی تمام تحریریں مباہلہ یا پیشگوئی نہ تھیں بلکہ دعوت مباہلہ تھی۔ دوسرا امر یہ ثابت ہوا کہ اس اشتہار میں جس کا ذکر اس منقولہ عبارت میں ہے صاف پیشگوئی کی گئی ہے مگر ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں کہ ؎

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا + جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

آخر اس اشتہار کو جو ایڈیٹر مذکور نے نقل کیا تو پہلے تو اس میں بھی یہ فقرے موتیوں کی طرح جڑے ہوئے نظر آئے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ :-

"مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کریگا اور صراحۃً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا دفانی کو چھوڑیگا یاد رہے کہ اب تک ڈوئی نے میری اس درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ اشارہ کیا ہے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۳ء ہے اسکو پورے سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آگیا اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے جس کو میں شائع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دیدیا تو جلد تر دنیا دیکھ لیگی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا" ریویو اپریل سنہ ۸ صفحہ ۱۴۴

باوجود اس صاف اور سیدھی تحریر کے اڈیٹر ریویو اپنی عقل و دانش کو بالائے طاق رکھکر لکھتا ہے کہ اس اشتہار میں مفصلہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔

(۱) یہ اشتہار پہلی چٹھی کی طرح صرف ایک چیلنج یعنی مباہلہ کی دعوت ہی نہ تھی*۔ بلکہ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس میں ڈوئی کے انجام اور اس کی ہلاکت کی صریح خبر موجود تھی"

گو اس فقرہ میں اڈیٹر ریویو نے اپنے کانشنس اور ضمیر کے خلاف کیا ہے تاہم خدا کی طرف سے اسپر جبر کیا گیا تو دوسرے ہی نمبر پر اس کے قلم سے یہ فقرہ بھی نکل گیا کہ

(۲) مندرجہ ذیل الفاظ خاص طور پر توجہ کے قابل ہیں کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کریگا اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیاء فانی کو چھوڑ دیگا۔ (ریویو اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۵)

ناظرین! اس فقرہ کو بغور دیکھئے کہ جن لفظوں پر ہم نے خط دیا ہے اسکو اڈیٹر ریویو نے موٹے لفظوں میں لکھا ہے۔ پس آپ ذرہ انصاف سے بتلاویں کہ ان لفظوں میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے جس کے معنی پیشگوئی کے ہیں۔ یا محض ایک درخواست ہے اور ڈوئی کو بلایا جاتا ہے کہ آؤ ہم سے مباہلہ کرو۔ اڈیٹر ریویو پیشگوئی کے اصلی الفاظ مانگنے والوں پر کھسیانے ہو کر ان کو بے شرم اور بے حیا تو کہتا ہے مگر ناظرین انہی کے الفاظ میں دیکھ سکتے ہیں کہ بے شرم اور بے حیا کون ہے۔ وہی بے حیا ہے جو اپنی تحریر کا آپ خلاف کہے پھر اسی اپنے مخالف کلام کو بطور سند پیش کرے۔

لا یفعل الا من سفه نفسه

مرزائیو! ایمان سے کہنا ایسے شخص کو امام یا لیڈر ماننا کیا اس شعر کا مصداق نہیں ؎

اذا کان الغراب دلیل قوم + سیهدیهم طریق الهالکینا

*یہ لفظ بھی صاف ظاہر کرتا ہے کہ پہلی چٹھی مندرجہ ریویو ستمبر ۱۹۰۲ء جسکا حوالہ اڈیٹر الحکم نے دیا ہے کوئی پیشگوئی نہ تھی بلکہ محض دعوت مباہلہ تھی یعنے یہ کہا گیا تھا کہ آؤ مباہلہ کرو۔ باوجود اس قوی شہادت کے نہیں معلوم اڈیٹر الحکم وغیرہ کیوں اس کا حوالہ دیتے ہیں حالانکہ اہلحدیث میں اسکی متعلق پیشگوئی کی الفاظ مانگی گئی تھی نہ اس عبارت کی الفاظ جو مباہلہ کی دعوت تھی مباہلہ کی دعوت اور ہے مباہلہ اور۔ پھر مباہلہ اور ہے پیشگوئی اور۔ افسوس ہے کہ مرزائی پارٹی کو ان تینوں لفظوں میں یا تو تمیز نہیں یا دانستہ اپنے علم و عقل کے خلاف کر رہے ہیں۔ اڈیٹر مرقع

(جب کو اکسی قوم کا راہ نما ہوگا تو وہ اُن کو ہلاکت کی طرف ہی راہ نمائی کریگا۔)

باوجود اس صفائی کے مرزائیوں کی ایمانداری کی یہ کیفیت ہے کہ تمام دنیا کو یا تو اندھا جانتے ہیں یا خود اندھے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایسا نہوگا چنانچہ قادیانی پارٹی کا اعلےٰ رکن ایڈیٹر ریویو لکھتا ہے کہ

"وہ خدائی فیصلہ جو حضرت مسیح موعود نے اپنی دُعا میں اللہ تعالےٰ سے مانگا تھا کہ اے خدا تو کھُلے طور پر ڈوئی کے جھوٹ کو دنیا پر ظاہر فرما۔ وہ فیصلہ ظاہر کر چکا ہے اور جو پیشگوئی اسکو انجام کے متعلق تین سال پہلے امریکہ اور یورپ میں شائع ہو چکی تھی وہ نہایت صفائی سے پوری ہو چکی ہے۔ پیشگوئی میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا تھا کہ ڈوئی حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بڑے بڑے دکھ اُٹھا کر اور بڑی بڑی حسرتوں کے ساتھ ہلاک ہو جائیگا"

(ریویو اپریل سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۹)

پھر کمال بے حیائی یہ ہے کہ بڑی صفائی سے اڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ پیشگوئی کے یہ لفظ تھے کہ وہ (ڈوئی) میری آنکھوں کے سامنے اور میرے دیکھتے دیکھتے حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ جائیگا۔ (ریویو اپریل سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۴۹ سطر ۱۴)

پس ہم بھی اسی ایک بات پر فیصلہ کرتے ہیں کہ پیشگوئی کے یہ الفاظ دکھا دو تو ہم بھی مان جائینگے کہ کرشن جی کی یہ پیشگوئی سچی ہوئی۔

مرزائیو! اور مرزا کے اڈیٹرو! اگر تم میں کوئی حیا و شرم کا شمہ باقی ہے تو پیشگوئی کے یہ الفاظ دکھا دو نہیں تو یاد رکھو کہ "**مرقع قادیانی**" تمہارے ہی مقابلہ کے لئے وضع ہوا ہے۔ تم دیکھ لوگے کہ عمر بھر اس تقاضا سے تمہاری جان نہیں چھوٹیگی آج تک مرزا جی جسقدر میری مواخذات سے بچا ہی میں اس دنیا چلا گئے یاد رکھنا ؎

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل ۔ میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

مرزا صاحب قادیانی اور یحیی عین اللہ بہاری

قصہ مشہور ہے کہ ایک دیندار شخص کسی مکان کے اندر داخل ہوا تو پہلے درجہ میں ایک بزرگ صورت بیٹھے تھے۔ وہ کہتے تھے میں خدا کا رسول ہوں